حبِ صحابہ رضی اللہ عنہم

ترتیب وترجمہ: حافظ محمد عرفان الحق حقانی

دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

[نائب صدر الوفاق حضرت مولانا حسن جان شہید رحمہ اللہ نے کچھ عرصہ قبل ایران کا سفر کیا، جہاں اہل السنّت والجماعت کی عظیم دینی درسگاہ دارالعلوم مکی زاہدان میں فارسی میں اپنی زندگی کا آخری خطاب کیا، جس کا ترجمہ افادۂ عام کے لئے نذر قارئین کیا جارہا ہے۔] ——— (ادارہ)

خطبہ مسنونہ کے بعد سورۃ الحجرات کی ابتدائی پانچ آیتِ کریمہ تلاوت فرمائیں، برادرانِ عزیز، علمائے کرام ومشائخ عظام! یہ ایک خالص دینی مجلس ہے جو دین اور دینداروں سے محبت کی غرض سے منعقد کی گئی ہے، اس کا مقصد نہ تو ووٹ مانگنا ہے اور نہ سیاست بازی کرنی ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس اجتماع کو اپنے جناب میں قبول فرمائے اور آپ کا یہ بیٹھنا اور سننا عبادت ٹھرائے، میری اپنی زبان پشتو ہے، آپکے سامنے فارسی میں تقریر کروں گا جو ممکن ہے گلابی ہو، تاہم امید ہے کہ آپ میری لغت (فارسی) سے صرفِ نظر کرتے ہوئے میرے مقصود ومضمون کو سمجھنے کی طرف توجہ دیں گے، یہ آیتِ کریمہ جو میں نے تلاوت کی جب آپ رسول اقدس ﷺ کے روضۂ اقدس پر حاضری دیں اور مواجہ شریف کے سامنے کھڑے ہوں تو اس کے اوپر لکھے ہوئے نظر آئیں گے۔

روضۂ رسول اقدس ﷺ کا تاریخی پس منظر: آپ کو علم ہے کہ رسول ﷺ جس حجرہ شریفہ میں مدفون ہیں وہ حجرۂ عائشہ صدیقہؓ ہے، آپ ﷺ کے پہلو میں حضرت ابوبکر صدیق ؓ اور اس کے متصل آپ ﷺ کے پاؤں مبارک کے محاذات میں حضرت عمرؓ مدفون ہیں، یعنی ان تینوں بزرگانِ دین کی قبور ایک ساتھ اکٹھی ہیں۔ ان حضرات کے دفن ہوتے وقت یہ مقام مسجد نبوی سے باہر تھا، 80ھ میں جب ولید ابن عبدالملک خلیفہ بنے تو اس نے مسجد نبوی کی توسیع کا ارادہ کرتے ہوئے اس حجرہ کو بھی مسجد نبوی کی نئی تعمیر میں شامل کر دیا' مدینہ میں اس روز لوگوں پر گریہ وبکا طاری تھا، شریعت کی رو سے مسجد کے اندر اگرچہ قبر کی اجازت تو نہیں لیکن بادشاہ کے سامنے کسی کا کیا بس چلے، کچھ زمانہ کے بعد جب حضرت عمر بن عبدالعزیز خلیفۃ المسلمین بنائے گئے تو اس نے رسول ﷺ کے روضہ کے اردگرد دیوار مخمس انداز سے (پانچ کونوں والی) تعمیر کروائی، اور یہ انداز مخمس اس لیے اختیار کیا گیا تا کہ خانہ کعبہ کے ساتھ روضۂ رسول ﷺ کی مشابہت نہ ہو اور کل کوئی روضہ پر آ کر طواف نہ شروع کر بیٹھے، گویا شرک کا دروازہ بند کرنے کے لیے یہ عمل کیا گیا، پھر ایک دوسرے بادشاہ سلطان اشرف آئے تو اس نے روضہ کے اردگرد آہنی دیوار تعمیر کروائی جس کا طول 22 گز اور عرض 15 گز تھا۔ مواجہ شریف میں کھڑے ہونے پر معلوم ہوگا کہ یہاں تین گول سوراخ ہیں، ایک بڑا گول سوراخ، یہ سید الکائنات رسول اقدس ﷺ کے روضے کے بالمقابل واقع ہے، آہنی

تعمیر کے اندر سبز کپڑے کا غلاف روضہ کے گرد نظر آتا ہے اس کے اندر پھر سنگِ مرمر کی تعمیر ہے، اس تعمیر میں رسول اقدس ﷺ کے روضے کے مقابل نشانی کے طور پر چاندی کی ایک کیل لگائی گئی ہے، انسان جب بڑے سوراخ کے سامنے کھڑا ہو تو اس وقت روبروئے چہرہ رسول ﷺ کے ہوتا ہے، ابوداؤد شریف کی ایک حدیث میں رسول ﷺ نے فرمایا کہ "جب کوئی مجھ پر دور سے درود شریف پڑھے تو فرشتے اسے مجھ تک پہنچا دیتے ہیں، اور جب کوئی میرے روضے پر کھڑے ہو کر درود پڑھے تو میں خود اسے سنتا ہوں اور اس کا جواب بھی دیتا ہوں"۔ بعض علماء سے سننے میں آیا ہے کہ جس کی شکل وشباہت سنت وشریعت کے مطابق ہو، رسول ﷺ اس کے درود کا جواب اس کی طرف چہرہ کر کے دیتے ہیں، اور جو داڑھی منڈواتا ہے رسول ﷺ اسے جواب تو دیتے ہیں لیکن چہرہ اقدس دوسری طرف موڑ کے، یعنی اپنی ناراضگی کا اظہار فرماتے ہیں۔

حضراتِ شیخین کا جوارِ رسول ﷺ میں دفن ہونا سب سے بڑی فضیلت ومنقبت

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں ایک قدم کے فاصلے پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھ اسی قدر فاصلے پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ مدفون ہیں، یہاں ان قبور کی نشانی کے لیے متوسط اور ایک چھوٹا سنہری سوراخ نظر آتا ہے، علماء لکھتے ہیں کہ بالفرض اگر حضرت ابوبکر وعمر کے لیے کوئی بھی فضیلت ومنقبت نہ ہو تو بھی جوارِ رسول ﷺ میں دفن ہونے کی فضیلت تمام فضائل ومناقب پر بھاری ہے، ایک مجلس میں ایک عالم دین اسی صفت ومنقبت پر بیان کر رہا تھا کہ دورانِ تقریر ایک شخص نے بیچ میں کھڑے ہو کر اعتراض کیا کہ کیا کسی کے پہلو میں دفن ہونا بھی کوئی فضیلت ہے؟ اس عالم نے دورانِ تقریر جواب نہیں دیا، بعد میں اختتام پر یہ شخص دوبارہ اس عالم کے سامنے آیا اور اپنا سوال دہراتے ہوئے کہا کہ آپ نے جواب نہیں دیا، اس پر عالم دین نے پوچھا کہ تفصیلی جواب دوں یا اجمالی؟ تو سائل نے کہا کہ اجمالی، اس دوران وہاں ایک طالب علم اس عالم دین کو دستی پنکھے سے ہوا دینے میں مصروف تھا، عالم دین نے معترض کو کہا کہ تمہارے اس سوال کا جواب اس دستی پنکھے کے ہوا دینے میں ہے، بتاؤ یہ پنکھا تمہارے لیے چلایا جا رہا ہے یا میرے لیے؟ اس نے کہا کہ آپ کے لیے، پھر پوچھا کہ اس پنکھے کی ہوا تمہیں آرہی ہے یا نہیں؟ اس نے کہا کہ جی ہاں مجھے بھی آرہی ہے، عالم دین نے بات بڑھاتے ہوئے کہا کہ جس طرح اس پنکھے کی ہوا صرف مجھ تک محدود نہیں اسی طرح روزانہ ہزاروں درود وصلوٰۃ وسلام بھیجنے والے زائرین کا درود ورحمت، حضراتِ شیخین کو بے پناہ فائدہ کا سبب بنتا ہے، شیخین زائرین کے درود ورحمت سے محروم نہیں ہوتے، بات لمبی ہو گئی، مقصود کی طرف آؤں گا، رسول اکرم ﷺ کے روضہ پر بڑے سوراخ کے اوپر یہ آیت کریمہ لکھی ہے: ﴿ یا أیها الذین امنوا لا ترفعوا أصواتکم فوق صوت النبي ولا تجهروا له بالقول کجهر بعضکم لبعض أن تحبط أعملکم وأنتم لا تشعرون ﴾ ۔ مسجد نبوی میں ایک دوسرے مقام "ریاض الجنۃ" میں ایک تختے پر بھی یہ آیت لکھی نظر آئے گی۔

سید الکائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور ادب واحترام: قرآن کریم میں آیتوں کی تعداد تو ۶۶۳۶ ہیں لیکن ان میں سے اس آیت کو خاص طور پر کیوں لکھا گیا؟ وجہ یہ ہے کہ اس آیت میں ایک خاص مضمون اور مسئلہ کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اور وہ مسئلہ ادب واحترام سید الکائنات ﷺ ہے، اس آیت کے شانِ نزول میں کئی واقعات بیان کیے گئے ہیں۔

ایک واقعہ یہ ہے کہ قبیلہ بنی تمیم کے لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، دوپہر کا وقت تھا، جب یہ لوگ مدینہ پہنچے تو اس وقت آپ ﷺ کسی حجرے میں آرام فرما رہے تھے، آدابِ معاشرت سے ناواقف ہونے اور شوقِ زیارت

کی بدولت انہوں نے حجرے کے باہر سے پکارنا شروع کیا" أخرج إلینا یا محمد "اس پر یہ آیت نازل ہوئی، ان آیات میں مجلس نبوی میں تین آداب ملحوظ رکھنے کا حکم نازل ہوا ہے۔

1۔ بلا چوں و چراں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ماننا: پہلا ادب یہ ہے کہ جب رسول ﷺ کسی کام کے کرنے کا حکم دیں تو پھر اسے خلوصِ دل سے مانا جائے، اس پر عمل کرنے میں اپنی ذاتی رائے اور غور و فکر کو دخل نہ دیا جائے مومن کے ایمان کی علامت یہی ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کا حکم بلا چوں و چراں مانے، اپنا عقل لگانا شیطان کا وطیرہ ہے۔

2۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو نام مبارک لے کر نہ پکارنا: دوسرا ادب یہ بیان کیا گیا ہے کہ سید الکائنات ﷺ کو اپنے نام سے نہ پکارا جائے ﴿ لا تجعلوا دعاء الرسول کدعاء بعضکم بعضاً ﴾ یعنی "یا محمد" نہیں کہنا چاہیے، قرآن مجید کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ ہر پیغمبر کو کہیں نہ کہیں حرفِ ندا سے مخاطب کیا گیا ہے جیسے ﴿ "یا أدم اسکن أنت و زوجك الجنة "، "یا نوح اهبط بسلام منا و برکات علیك "، "یا داود إنا جعلنك خلیفة في الارض "، " و نا دیناه أن یا ابراهیم قد صدقت الرؤیا "، " وما تلك بیمینك یموسی "، " واذ قال الله یعیسیٰ ابن مریم " ﴾، غرض ہر پیغمبر کو اپنے نام سے اللہ تعالیٰ نے مخاطب فرمایا ہے لیکن ہمارے پیغمبر علیہ السلام کو بجائے نام کے اپنے لقب سے مخاطب کیا ہے ﴿ " یا أیها الرسول بلغ ما أنزل إلیك من ربك "، یا أیها النبي انا ارسلنك شاهدا و مبشرا و نذیرا " ﴾۔

قرآن مجید میں سید الکائنات کا نام مبارک پانچ دفعہ ذکر ہوا ہے، چار دفعہ محمد اور ایک دفعہ احمد، لیکن یہ نام حروف خطاب کے ساتھ ذکر نہیں کیے گئے گویا خداوندِ قدوس آپ ﷺ کو اپنے نام سے مخاطب نہیں فرماتے تو پھر اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے اس طریقے کو کس طرح قبول فرمائیں گے، بعض لوگ مسجدوں اور اس کے دروازوں پر "یا محمد" لکھتے ہیں اگر چہ ان لوگوں کی نیت صحیح ہوتی ہے اور وہ از راہِ محبت ایسا کرتے ہیں لیکن شریعت کی نگاہ میں یہ بے ادبی شمار ہوتی ہے، اگر کہیں کہنے کی ضرورت پڑے تو پھر یا رسول اللہ اور یا محمد رسول اللہ کہنا چاہیے۔

3۔ مجلس رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں خاموشی: تیسرا ادب یہ سکھلایا گیا ہے کہ سید الکائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں خاموش رہا جائے اگر رسول ﷺ کچھ بیان فرمائیں یا کوئی بات کریں تو تم میں سے کسی کی آواز ان کے مقابل بلند نہیں ہونی چاہیے، جو بات بھی کرو نرم آواز سے تعظیم و احترام کے لہجہ میں ادب و شائستگی کے ساتھ کرو، خداوند قدوس اس ادب پر اتنا زور دیتے ہیں کہ فرمایا " ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون " ممکن ہے کہ رسول کی اس بے ادبی سے تمہارے تمام عمر کا عمل ضائع ہو جائے۔

دو اعمال جن سے تمام اعمال اکارت ہو جاتے ہیں: دو اعمال ایسے ہیں جن کے ارتکاب سے تمام نیک اعمال ضائع ہو جاتے ہیں، پہلا عمل شرک ہے ﴿ لئن أشرکت لیحبطن عملك ﴾ شرک سے تمام نیکیاں ضائع ہو جاتی ہیں، دوسرا عمل رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی ہے فرمایا" ولا تجهروا له بالقول کجهر بعضکم لبعض أن تحبط أعمالکم وانتم لا تشعرون "، اس آیت کے نزول کے بعد صحابہ کرامؓ کی یہ حالت ہوگئی تھی کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے کہا کہ میں مرتے دم تک آپ ﷺ سے اس طرح بولوں گا جیسے کوئی سرگوشی کرتا ہے، حضرت عمرؓ اس قدر آہستہ بولنے لگے کہ بعض اوقات بات سمجھنے

کے لیے دوبارہ پوچھنا پڑتا تھا، حضرت ثابتؓ جو طبعاً بلند آواز تھے، بہت روتے اور اپنی آواز کو گھٹایا، صحابہ کا حال مجلس نبوی میں ایسا ہوتا گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں۔

ہمارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا حب رسول دیگر انبیاء کرام کے صحابہ کے مقابل

اگر گذشتہ تمام پیغمبروں کے صحابہ کا اپنے پیغمبروں کے ساتھ محبت اور ادب دیکھا جائے تو وہ سب ملا کر ہمارے نبی ﷺ کے صحابہ کی محبت کا دسواں حصہ بھی نہیں بنے گا، میں نے کسی پیغمبر کی تاریخ میں نہیں پڑھا کہ وہ وضو کرے، ہاتھ پاؤں دھوئے اور اس کے صحابہ آگے بڑھ کر وہ مستعمل پانی اٹھا کر اپنے چہروں پر ملیں یا پیغمبر کا لعاب دہن اپنے منہ میں ڈالیں یا پیغمبر کے بالوں کو محفوظ رکھ کر اس سے برکت حاصل کرے، یہ محبت کا نرالا انداز صرف ہمارے صحابہ کرام میں نظر آئے گا، صحابہ کرام نے رسول ﷺ کے ایک ایک موئے، کپڑوں، جوتوں، ناخنوں تک اور پسینے کو دل و جان کی حفاظت سے رکھا۔

صحابہ کرام اور اہل بیت کے بارے میں اہل سنت کا عقیدہ:

ہمارا عقیدہ ہے کہ جس طرح سید الکائنات محمد رسول جملہ انبیاء کرام کے سردار ہیں اسی طرح ان کے صحابہ دیگر تمام انبیاء کے صحابہ کے سردار ہیں، اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت تمام انبیاء کے اہل بیت کے سردار ہیں، کیا یہ ممکن ہے کہ کوئی نبی کریم ﷺ کو تو سید الکائنات کہے اور ان کے صحابہ کو سید الصحابہ نہ کہے، ہمارا عقیدہ تو یہ ہے کہ مدینہ کے کتے تمام دنیا کے کتوں کے سردار ہیں، مدینہ کے تمام درخت دنیا کے تمام درختوں کے سردار ہیں اور مدینہ کے پہاڑ دنیا کے تمام پہاڑوں کے سردار ہیں۔

مدینہ منورہ کے کتوں اور بلیوں کی خدمت میں جب پہلی مرتبہ مدینہ منورہ 1962ء بمطابق 1382ھ حاضر ہوا تو وہاں میں نے ایک ہندوستانی بھکاری کو دیکھا جو قصابوں کے پاس جا کر گوشت کے ٹکڑے جمع کرتا تھا، میں نے اسے پہلی مرتبہ دیکھ کر یہ خیال کیا کہ یہ گداگر یہاں کیسے آگیا؟ یہاں تو گداگری ممنوع ہے، میں تقریباً روزانہ گوشت خریدنے قصاب کی دکان پر جاتا تو اس فقیر کو گوشت کے ٹکڑے حسب معمول جمع کرتے ہوئے پاتا، ایک دن میں نے اسے دیکھا کہ زمین پر بیٹھے گوشت کے بڑے ٹکڑے چاقو سے کاٹ کر چھوٹے ٹکڑے بنا کر ایک برتن میں ڈال رہا ہے، میں اس کے قریب گیا اور پوچھا کہ بابا آپ یہ کیا کر رہے ہیں؟ پہلے اس نے جواب نہ دیا اور ہنسا، پھر میں نے دوبارہ سوال کیا کہ یہ تم کیا کرر ہے ہو؟ تو اس نے جواب دیا کہ میں مدینہ کے کتوں اور بلیوں کی خدمت کرر ہا ہوں، میں نے اس سے پوچھا کہ تمہیں ایسا کرنے کا کس نے کہا ہے؟ تو اس نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ اللہ نے کہا ہے، یہ مدینہ کی محبت ہے، جو ہر مسلمان کے رگ وریشے میں سرایت کر چکی ہے، یہ احترام وادب نہیں کہ انسان آل رسول کا تو خاص خیال رکھے اور صحابہ کا احترام ملحوظ نہ رکھے یا احترام صحابہ تو کریں، لیکن احترام آل رسول روا نہ رکھے، یہ دونوں طریقے غلط، افراط وتفریط کے ہیں۔، ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ وہ ہر چیز جس کی نسبت رسول ﷺ سے ہو وہ قابل صد احترام، ادب و تعظیم ہے، خدا تعالیٰ ہمیں یہ احترام وادب نصیب فرمائے اور اس مدرسہ کی تعمیرات کو پایۂ تکمیل تک پہنچائیں اور وہ بزرگ جو اس مدرسہ کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی مساعی کو قبولیت سے نوازے اور ان کی زندگیوں میں برکات عطا فرمائے، جو طلباء یہاں زیر تعلیم ہیں اللہ تعالیٰ ان کو اپنے مقاصد میں کامیابی سے نوازے۔ آمین

☆......☆......☆